

## 221754-پاک اور نجس حیوانات کون کوئے ہیں؟

سوال

کون سے جانور پاک ہیں اور کون سے جانور پلید ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

شرعی طور پر مسلمہ بات ہے کہ : جاندار اور غیر جاندار چیزوں میں اصل طمارت ہے، چنانچہ کسی بھی چیز کے نجس ہونے کا حکم تبھی لگایا جائے گا جب کوئی شرعی دلیل اس کی نجاست کے بارے میں پائے جائے گی۔

جانداروں کی مختلف اقسام اور اجناس میں، ان کی طمارت اور نجاست کے حوالے سے اہل علم کی مختلف آراء میں، ان کے بارے میں گفتگو کو اجمالی طور پر درج ذیل نکات میں بیان کیا جا سکتا ہے :

1- ہر وہ جانور جو ماکول اللحم ہے تو وہ طاہر ہے، اس پر اجماع کرام کا اجماع ہے۔

چنانچہ ابن حزم رحمہ اللہ کستہ میں : "ہر وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے تو اس کے پاک ہونے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے : **(وَسُكُنَ الْقُمُّ لِلْعَيْنَاتِ وَتَحْرِمُ عَلَيْنِمُ الْجَنَاحَاتِ)**۔ ترجمہ : وہ ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کے حلال اور گندی چیزوں کے حرام ہونے کا فیصلہ سناتا ہے۔ [الاعراف: 157] لہذا ہر ایک حلال جانور پاکیزہ ہوتا ہے، اور ہر ایک پاکیزہ چیز نجس نہیں ہوتی بلکہ وہ طاہر ہوتی ہے۔ " ختم شد "الحلی" (1/129)

ابن المنذر رحمہ اللہ کستہ میں :

"اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ : ماکول اللحم جانور کا جوٹھا پانی پاک ہے، اسے پینا جائز ہے، اور اسے طمارت بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔" ختم شد "الاوسط" (1/299)

2- کوئی بھی جانور جس میں بسنے والا خون نہیں ہے، تو وہ بھی پاک ہے، اس میں ملکھی، ٹڈی، چیونٹی، شہد کی ملکھی، پچھو، بھوزرا، کا کروچ، مکڑی وغیرہ شامل ہیں، ان کے پاک ہونے کی دلیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ : (جب ملکھی تم میں سے کسی کے برتن میں گرجائے تو اس ساری کو ڈوبو دے، اور پھر اسے نکال پھینکئے؛ کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاف ہے اور دوسرے میں بیماری ہے)۔ بخاری : (5782) چنانچہ اگر ملکھی ناپاک ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ڈوبنے کا حکم بھی نہ دیتے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کستہ میں :

"یہ بہت ہی واضح دلیل ہے کہ جب ملکھی کسی پانی یا مائع چیز میں ڈوب کر مرجائے تو اسے نجس نہیں کرے گی، یہی موقف جسوراً اہل علم کا ہے، سلف صالحین میں اس کا کوئی مخالفت نہیں

بہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکھی کو ڈبو نے کا حکم دیا ہے، یعنی کھانے میں اسے ڈبو دیا جائے، اور ڈبو نے سے سب کو پتہ ہے کہ مکھی مر جائے گی، خصوصی ایسی صورت میں جب کھانا گرم بھی ہو، چنانچہ اگر مکھی کے مرنے سے کھانا بخس ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے مقابل تناول ہونے کا حکم دیتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اس کھانے کو مقابل تناول بنانے کا طریقہ بتلایا ہے۔

پھر یہی حکم کسی بھی ایسی چیز کا بنادیا گیا جس میں بسنے والا خون نہ ہو، مثلاً: شمشاد کی مکھی، بھڑک، اور مکڑی وغیرہ۔ "ختم شد  
"زاد المعاد" (4/101)

3- ایسے حیوانات جو لوگوں کے درمیان رہتے ہیں، اور ان سے بچنا مشکل ہوتا ہے، وہ بھی پاک ہیں چاہے وہ غیرہ ماکول اللحم کیوں نہ ہوں، یا ان کا تعلق درندوں سے کیوں نہ ہو۔  
اس میں : بلی، گدھا، نچر، چوہا اور دیگر ایسی جانور شامل ہیں جو گھروں میں رہتے ہیں۔

اس کی دلیل سیدہ کبشتہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ وہ ابن ابی قاتا دہ کے عقد میں تھی تو ابو قاتا دہ اس کے پاس گھر آئے، کبشتہ نے ان کے لیے وضو کا پانی بھر کر رکھ دیا، تو ایک بلی آئی اور اسی پانی میں سے پینے لگی، ابو قاتا دہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے لیے برتن جھکا دیا تاکہ وہ تسلی سے پانی پی لے، تو کبشتہ کہتی ہیں : ابو قاتا دہ نے مجھے دیکھا کہ میں انہیں دیکھ رہی ہوں ! تو ابو قاتا دہ رضی اللہ عنہ نے کہا : بھتیجی کیا آپ کو توجہ ہو رہا ہے ؟ تو میں نے کہا : جی ہاں، تو اس پر انہوں نے کہا : کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (یہ بلی بخس نہیں ہے، یہ تم پر چھڑ لگانے والے زاروں میں سے ہے)۔ اس حدیث کو سنن اربعہ نے روایت کیا ہے نیز اسے امام بخاری، ترمذی، عقلی اور دارقطنی رحمہم اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

چھڑ لگانے والی کا مطلب یہ ہے کہ : ایسے جانداروں سے بچاؤ ممکن نہیں ہے، یہ ہمارے آس پاس ہی رہتے ہیں۔ "ختم شد  
"التسہید" (1/319)

"حدیث میں مذکور مذکور لفظ : {الطواوفون} سے مراد انسان ہیں کہ یہ ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں، جبکہ {الطاوفات} سے مراد جاندار مویشی وغیرہ ہیں جو عام طور پر لوگوں کے آس پاس ہوتے ہیں، مثلاً: بکری، گائے، اونٹ وغیرہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کو بھی انہی دونوں میں شامل فرمایا: کیونکہ بلی لوگوں کے ساتھ انہوں ہوتی ہے اور گھروں میں آتی جاتی رہتی ہے، پھر دونوں عربی الفاظ مبالغے کے صیغہ ہیں جو کہ کثرت پر دلالت کرتے ہیں۔ "ختم شد

"شرح سنن أبو داود" از علامہ عینی : (1/220)

"اشارہ فرمایا کہ بلی کے بخس نہ ہونے کی وجہ بلی کے کثرت سے گھروں میں آنے جانے کی وجہ سے پیدا ہونے والی ضرورت ہے۔ کیونکہ بلیوں سے بر تنوں کو بچانا مشکل ہوتا ہے۔ تو مطلب یہ ہے کہ بیان تمہارے گھروں اور رہائشوں میں پھرتی ہیں، تو یہ تمہارے کپڑوں اور جسم سے لگ جاتی ہے، تو اگر بلی بخس ہوتی تو میں تمیں بلی سے دور رہنے کا حکم دیتا۔" "ختم شد  
"عون المبعود" (1/141)

ابن قیم رحمہ اللہ کے تھے ہیں :

"شریعت نے ہمیں جو حکم دیا ہے اس میں بہت بڑی حکمت اور مصلحت ہے؛ کیونکہ اگر شریعت بلی کو بخس قرار دے دیتی تو پھر اس میں امت کے لیے بہت زیادہ مشقت بھی تھی اور حرج بھی تھا؛ کیونکہ بیان لوگوں میں دین رات پھرتی رہتی ہیں، لوگوں کے بستروں اور کپڑوں پر بیٹھ جاتی ہیں اور کھانے میں بھی شریک ہو جاتی ہیں۔" "ختم شد  
"اعلام الموعین" (2/172)

بلی کے پاک ہونے کا موقف : " مدینہ، کوفہ، شام، ججاز، عراق اور تمام مدینہ کا موقف ہے۔ " ختم شد  
"(الأوسط" لابن المنذر(1/276)

چنانچہ اگر بلی کسی برتن سے پانی پی لے یا کھانا کھائے تو وہ نجس نہیں ہو گا۔

لہذا بلی پر دیگران جانوروں کو قیاس کیا جائے جو بلی کی طرح گھروں میں رہتے ہیں۔

چنانچہ جو چیز بھی لوگوں میں ہی حکومتی پھرتی ہو؛ اور اس سے مپنا مشکل بھی ہو، تو اس کا حکم بلی والا ہی ہے، تاہم اس سے ان تمام جانوروں کو مستثنی قرار دیا جائے گا جس کو شریعت نے مستثنی قرار دیا ہے، یعنی کتنا؛ کیونکہ کتنا بھی لوگوں میں حکومت رہتا ہے لیکن اس کے باوجود کتنا نجس ہے۔

الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستہ میں :

" حدیث کاظناہ بری مضموم یہ ہے کہ : بلی کی طمارت کا حکم اس سے بچنے میں مشقت کی وجہ سے ہے، کیونکہ بلی ہمارے گھروں میں بہت زیادہ آتی جاتی ہے، تو اگر بلی نجس ہوتی تو یہ لوگوں کے لیے بہت گراں ہوتا۔ تو بلی کے حکم کا اصل مور : لوگوں کے گھروں میں کثرت سے آنا جانا کہ جس سے بچاؤ کے لیے بہت زیادہ مشقت ہو؛ لہذا کوئی بھی ایسی چیز جس سے بچاؤ مشکل ہو تو وہ ظاہر ہے۔"

لہذا : خچر اور گدھا بھی ظاہر ہیں، یہی موقف راجح بھی ہے اس موقف کو متعدد علمائے کرام نے اختیار کیا ہے۔ " ختم شد  
"(شرح المختصر" (1/444)

اہل علم کے صحیح ترین موقف کے مطابق : گدھے اور خچر کے جوٹھے اور پسینے کے پاک ہونے کا حکم بلی پر قیاس کی وجہ سے ہے، اور یہی موقف اُنکی اور شافعی فقہائے کرام کا ہے، انہوں نے اپنے اس موقف کی مذکورہ علت ہی ذکر کی ہے، نیز لوگوں کو بھی ان پر سواری اور بار برداری کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنى" (1/68) میں کہتے ہیں :

" میرے ہاں صحیح موقف یہ ہے کہ : خچر اور گدھا دونوں ہی پاک ہیں؛ کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سواری کیا کرتے تھے، بلکہ آپ کے عمد میں انہیں بطور سواری عام استعمال کیا جاتا تھا، پھر صحابہ کے دور میں بھی انہیں بطور سواری استعمال کیا گیا، لہذا اگر یہ نجس ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ضرور بیان فرماتے؛ نیزان کے مالکان ان سے اپنے آپ کو بچا بھی نہیں سکتے اس طرح یہ بلی کے مشابہ ہونے۔ " ختم شد

الشیخ عبد الرحمن سعدی رحمہ اللہ کستہ میں :

" بلاشک و شبہ صحیح موقف یہ ہے کہ : خچر اور گدھا دونوں ہی زندہ ہوں تو بلی کی طرح پاک ہیں، اس طرح ان کا لعب اور پسینہ بھی پاک ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ ان پر سواری کیا کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمد میں لوگ بھی انہیں سواری کے طور پر استعمال کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے بارے میں فرمایا : (یہ تمہارے پاس بار بار آنے جانے والوں میں سے ہے۔) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی طمارت کا حکم بار بار آنے کی وجہ سے اور پھر اس سے بچاؤ ممکن نہ ہونے کی وجہ سے بیان فرمایا، اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ عدم بچاؤ کی مشقت گدھے اور خچر میں زیادہ ہے۔ " ختم شد

"المحترات الجلیة" (ص27)

4- کتا اور خزیر دونوں ہی نجس میں

خنزیر کی نجاست کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ : **(فَلَمَّا أَتَيْنَاهُنَّا أُوحِيَ إِلَيْهِمْ مِنْ حُرْبَةٍ عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ يَئِسَّهُ أَذْنَانُهُ مَشْفُوْحًا أَوْ لَغْمٌ خَنْزِيرٌ فَإِنَّهُ رَّدِّشٌ)**.  
ترجمہ : آپ ان سے کہے کہ : جو وحی میری طرف آئی ہے اس میں تو کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام کی گئی ہو الیہ کہ وہ مردار ہو یا بسا یا ہوا خون ہو، یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے۔ [الانعام: 145]

تو اس کے نجس ہونے کا موقف جسور سلف وخلف اہل علم کا ہے۔

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اہل علم کا اتفاق ہے کہ خنزیر کا گوشت، چربی، چکناہٹ، مرکنی ڈی، دماغ اور سچے سب ہی حرام ہیں اور سب ہی نجس بھی ہیں۔" ختم شد  
"مراتب الاجماع" (ص32)

علامہ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ابن المنذر رحمہ اللہ نے خنزیر کے حرام ہونے پر اجماع نقل کیا ہے، تو خنزیر کے ناپاک ہونے پر یہ بہترین دلیل ہے بشرطیکہ اجماع ثابت ہو جائے، لیکن امام مالک رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ خنزیر اگر زندہ ہے تو پاک ہے۔" ختم شد  
"المجموع" (2/568)

اور کتنے کے نجس ہونے کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں ہے کہ : (جب تمہارے برتن میں کوئی کتا منہ مار جائے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ : اس برتن کو سات بار دھویا جائے اور پہلی بار مٹی سے دھوئیں)۔ صحیح مسلم : (279)

علامہ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس حدیث مبارکہ میں یہ فقہی مسئلہ بیان ہوا ہے کہ کتا ذاتی طور پر نجس ہے؟ کیونکہ اگر کتا ذاتی حیثیت میں نجس نہ ہوتا تو جس برتن میں کتنے منہ مارا ہے اسے پاک کرنے کا حکم دینا بالکل بے مقصد تھا؛ کیونکہ طمارت کا عمل اس کے لیے ہوتا ہے جو بے وضو ہو، یا کسی چیز کی نجاست زائل کرنا مقصود ہو۔ اب برتن کو تو طمارت یعنی وضو کی ضرورت نہیں ہوتی تو باقی یہی نج جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاست زائل کرنے کے لیے برتن کو پاک کرنے کا حکم دیا ہے۔"

اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ جس زبان سے کتا پانی پیتا ہے وہ نجس ہے اور ایسے برتن کو پاک کرنا ضروری ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ کتنے کے بقیہ اعضا بھی زبان جیسے ہی نجس میں، لہذا کتنا اپنے کسی بھی عضو سے برتن کو چھوٹے تو اس برتن کو پاک کرنا واجب ہو گا۔" ختم شد  
"معالم السنن" (1/39)

چچھے علمائے کرام کہتے ہیں کہ : حدیث مبارکہ میں صرف کتنے کے لاعب، تھوک اور منہ کے نجس ہونے کی دلیل ہے، جبکہ کتنے کا بقیہ سارا جسم اصلی حکم یعنی طمارت پر قائم ہو گا، یہ حنفی فقہائے کرام کا موقف ہے اور اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنایا ہے۔ ختم شد  
"مجموع الفتاوی" (21/530)

جبکہ ابن دقیت العید رحمہ اللہ نے صراحت سے کہا ہے کہ کتنے کے سارے جسم پر نجاست کا حکم لگانا علمائے کرام کا ذاتی ابھتا داد ہے، یہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نصأ ثابت نہیں ہے، چنانچہ آپ کہتے ہیں : "اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نجس صرف وہی چیز ہے جو منہ سے تعلق رکھتی ہے، جبکہ کتنے کے جسم کے بقیہ اعضا کو استنباط کے ذریعے نجس قرار دیا گیا

بہے۔ "ختم شد"

"احكام الاحکام" (ص24)

کئے کے مکمل طور پر نجس ہونے کا موقف شافعی اور حنفی موقف ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المعنى" (2/67) میں کہتے ہیں :

"کتا اور خزیر : دونوں کے تمام اجزاء اور فضلات اور ان کے جسم سے الگ ہونے والی چیزوں سب نجس ہیں۔" "ختم شد" یہی موقف دائی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ : (23/89) میں اختیار کیا گیا ہے : "کتا سارے کاسارا نجس ہے اور اس کا لعاب بھی نجس ہے۔" "ختم شد"

5- کوئی بھی ایسا جانور جو مذکورہ اقسام میں شامل نہیں ہوتا، چاہے اس کا تعلق درندوں سے ہو جیسے کہ شیر، چینا، فدا اور بھیڑیا وغیرہ۔۔۔ یا شکاری پرندے ہوں جیسے کہ باز، گدھ اور عقاب وغیرہ۔۔۔ یا غیر ماکول اللحم ہو اور شکاری جانور بھی نہ ہو جیسے کہ ہاتھی اور بندروغیرہ تو ان کے حکم میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔

چنانچہ ماکلی فقہائے کرام کے تمام زندہ جانور پاک ہیں، ان میں سے کوئی بھی جانور مستثنی نہیں ہے۔

حنفی فقہائے کرام خزیر کے علاوہ ہر جانور کو پاک سمجھتے ہیں۔

بجہ شافعی فقہائے کرام کے علاوہ ہر جانور کو پاک سمجھتے ہیں۔

اور حنبلی فقہائے کرام کے مطابق کہتے، خزیر اور پرندوں و جانداروں میں سے درندوں کے علاوہ تمام جانور پاک ہیں۔

ان جانوروں کی نجاست یا طهارت کے حوالے سے متعدد احادیث میں یہ بات ذکر ہوئی ہے، لیکن وہ ساری کی ساری روایات یا توضیف میں یا پھر ان کو اس مسئلے میں دلیل بنانا صحیح نہیں ہے۔

ان جانوروں کی طهارت کی سب سے طاقتور ترین دلیل : اصل بنیادی حکم اور بلی پر قیاس ہے۔

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب بلی کے بارے میں حدیث ثابت ہے کہ بلی پاک ہے، حالانکہ بلی خود بھی درندہ ہے، چیز پھاڑ کرتا ہے اور مردار بھی کھاتا ہے، تو اس سے معلوم ہوا کہ کوئی بھی زندہ جانور نجس نہیں ہوتا۔" "اختم شد"

"التسہید" (1/336)

بجہ ان جانوروں کے نجس ہونے کے لیے سب سے مضبوط دلیل یہ ہے کہ :

1- نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے پاک ہونے کا حکم لگایا ہے حالانکہ بلی درندہ ہے اور اس کے پاک ہونے کا حکم اس لیے لگایا کہ بلی انسانوں کے گھروں میں آتی جاتی ہے، تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو جانور گھروں میں آنے جانے والے نہیں ہیں وہ سب کے سب نجس میں، وگرنہ بلی اور دیگر درندوں کا حکم ایک ہی ہونا چاہیے تھا، تو ایسی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تقلیل کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

2- سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، آپ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ سے ایسے پانی کے بارے میں پوچھا گیا تھا جو کہ ویران گلہ میں ہے اور اسی پانی سے درندے اور جو پائے بھی پانی پیتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر پانی دو قلے ہو تو پیدہ نہیں ہوتا۔)

تو اگر درندوں کے پانی پینے سے پانی پیدہ نہ ہوتا تو ان کے سوال کا کوئی معنی بھی نہیں تھا، اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انداز سے جواب دینے کا کوئی فائدہ تھا۔

چنانچہ ابن ترکمانی کہتے ہیں :

"اس حدیث کاظہ بری مضموم درندوں کے جو ٹھے کو نجس قرار دیتا ہے؛ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو اس شرط کو لگانے کا فائدہ بھی نہیں تھا، اور یہ شرط فضول میں بیان کی گئی ہوتی۔" ختم شد

"ابجوبہ الرتفی" (1/250)

علامہ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس حدیث سے وہ شخص دلیل لے سکتا ہے جو درندوں کے جو ٹھے کو نجس کرتا ہے؛ کیونکہ حدیث میں ہے کہ: (پانی پینے کے لیے درندے آتے ہیں۔) لیکن حقیقت میں یہ حدیث ایسی کسی بات کی دلیل نہیں ہے؛ کیونکہ درندے عام طور پر جب کسی پچھوٹے کھالے وغیرہ سے پانی کے لیے آتے ہیں تو پانی میں گھس جاتے ہیں اور اس میں پیشاب بھی کرتے ہیں؛ حالانکہ عام طور پر ان درندوں کی ٹانگیں بھی نجاست سے پاک نہیں ہوتیں، تو اصل میں یہ سوال اس کیفیت کے بارے میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمومی قاعدہ بیان فرمادیا کہ: جب پانی کی مقدار دو قلے ہو تو نجاست کے گرنے سے پلید نہیں ہو گا، بلکہ صحرائی ٹوبوں اور پچھوٹے کھالوں کا پانی دوقلوں سے کم نہیں ہوتا۔" ختم شد

"البسیازی شرح سنن ابن داود" (ص: 287)

اسی طرح عبید اللہ مبارک پوری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قلتیں کی حدیث درندوں کے جو ٹھے کے نجس ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی؛ جیسے کہ کچھ لوگوں کا میال ایسا ہی ہے۔ کیونکہ سوال کا مقصود یہ تھا کہ درندے عام طور پر پانی پینے آتے ہیں تو پانی میں گھس کر پیشاب بھی کرتے ہیں، اور درندوں کے اعضا پر بھی بول اور گوبرو غیرہ لگے ہوئے ہوتے ہیں، تو ایسی صورت میں پانی کا کیا حکم ہے؟" ختم شد

"مرعاۃ المفایح" (185/2)

درندوں کی طہارت کا موقف دائی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ : (5/380) میں الشیخ ابن باز رحمہ اللہ کی صدارت میں اپنایا گیا ہے، چنانچہ انہوں نے کہا ہے کہ: "راجح موقف یہ ہے کہ بمیزیا، چیتا اور شیر جیسے درندے اور بازو چیل جیسے شکار کرنے والے پرندے پاک ہوتے ہیں۔۔۔ یہی موقف شرعی دلائل کے مطابق بھی ہے۔"

اسی موقف کو الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے راجح قرار دیا ہے، چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے کہا کہ: "صحیح موقف یہ ہے کہ درندے پاک ہوتے ہیں؛ کیونکہ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ درندے ناپاک ہوتے ہیں تو اس سے لوگوں کو بہت زیادہ مشقت ہو گی؛ کیونکہ صحرائی علاقوں میں پانے جانے والے کنوں میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں پانی دوقلوں سے کم ہوتا ہے، اور یہ بات یقینی ہے کہ درندے اور پرندے اس پانی کو پینے کے لیے آتے ہیں، تو اگر ہم کہیں یہ تصور اس پانی بھی ناپاک ہو چکا ہے تو اس سے لوگوں کو بہت زیادہ مشقت ہو گی، اور ہماری دانست کے مطابق نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس طرح کے پانی کے پاس سے گرتے تھے تو وہاں سے وضو کریا کرتے تھے۔" ختم شد

"التعلیقات علی الکافی" (41/1)

مندرجہ بالا تفصیلات کا خلاصہ یہ ہوا کہ :

تمام کے تمام جاندار زندہ ہوں تو سب کے سب ہی پاک ہیں، چاہے وہ ماکول اللہ ہوں یا درندے ہوں یا حشرات وغیرہ سے تعلق رکھتے ہوں، سو ائے کئے اور خنزیر کے یہ دونوں نجس میں۔

والله عالم